قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ ۚ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ (آل عمران 74)

روزنامہ

الفضل

لندن

مدیر: ابو سعید

Online Edition

بدھ 07 جولائی 2021ء | 26 ذوالقعدہ 1442 ہجری قمری | جلد:3 | شمارہ: 160

ارشادِ باری تعالیٰ

اِنَّاۤ اَرۡسَلۡنٰکَ بِالۡحَقِّ بَشِیۡرًا وَّ نَذِیۡرًا ؕ وَ اِنۡ مِّنۡ اُمَّۃٍ اِلَّا خَلَا فِیۡهَا نَذِیۡرٌ ﴿۲۵﴾

(فاطر:25)

ترجمہ: یقیناً ہم نے تجھے حق کے ساتھ بشیر اور نذیر بنا کر بھیجا ہے۔ اور کوئی امت نہیں مگر ضرور اس میں کوئی ڈرانے والا گزرا ہے۔

فرمانِ رسول ﷺ

گزشتہ انبیاء کی تصدیق

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا:

’’میں اور میری اُمت روزِ قیامت ایک ٹیلے پر ہوں گے اور تمام مخلوقات کو دیکھ رہے ہوں گے۔ تمام امتوں کا ہر شخص یہ چاہ رہا ہو گا کہ کاش وہ بھی امت محمدیہ میں ہوتا۔ اور کوئی نبی ایسا نہیں ہو گا جس کی قوم اسے جھٹلائے گی مگر روزِ قیامت ہم اُس نبی کے گواہ ہوں گے کہ اس نے اپنے ربّ ذوالجلال کے احکام پہنچا دیئے تھے اور اُنہیں نصیحت کی تھی۔‘‘

(تفسیر طبری زیر آیت۔ وَکَذٰلِکَ جَعَلۡنٰکُمۡ اُمَّۃً وَّسَطًا۔ البقرۃ:144)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحاتِ قلم

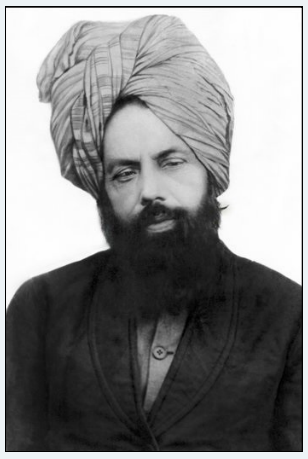

ہم تمام مذہبی پیشواؤں کو عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں

’’خدا نے مجھے اطلاع دی ہے کہ دنیا میں جس قدر نبیوں کی معرفت مذہب پھیل گئے ہیں اور استحکام پکڑ گئے ہیں اور ایک حصّہ دنیا پر محیط ہو گئے ہیں اور ایک عمر پا گئے ہیں اور ایک زمانہ اُن پر گزر گیا ہے اُن میں سے کوئی مذہب بھی اپنی اصلیّت کی رو سے جھوٹا نہیں۔ اور نہ اُن نبیوں میں سے کوئی نبی جھوٹا ہے۔ کیونکہ خدا کی سنّت ابتدا سے اسی طرح پر واقع ہے کہ وہ ایسے نبی کے مذہب کو جو خدا پر افترا کرتا ہے اور خدا کی طرف سے نہیں آیا بلکہ دلیری سے اپنی طرف سے باتیں بناتا ہے کبھی سر سبز ہونے نہیں دیتا۔ اور ایسا شخص جو کہتا ہے کہ مَیں خدا کی طرف سے ہوں حالانکہ خدا خوب جانتا ہے کہ وہ اس کی طرف سے نہیں ہے۔ خدا اُس بے باک کو ہلاک کرتا ہے اور اس کا تمام کاروبار درہم برہم کیا جاتا ہے اور اُس کی تمام جماعت متفرق کی جاتی ہے اور اُس کا پچھلا حال پہلے سے بدتر ہوتا ہے کیونکہ اس نے خدا پر جھوٹ بولا اور دلیری سے خدا پر افتراء کیا۔ پس خدا اس کو وہ عظمت نہیں دیتا جو راستبازوں کو دی جاتی ہے اور نہ وہ قبولیت اور استحکام بخشتا ہے جو صادق نبیوں کے لئے مقرر ہے ……یہی اصول ہے جو قرآن نے ہمیں سکھلایا۔ اسی اصول کے لحاظ سے ہم ہر ایک مذہب کے پیشوا کو جن کی سوانح اس تعریف کے نیچے آ گئی ہیں عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں گو وہ ہندوؤں کے مذہب کے پیشوا ہوں یا فارسیوں کے مذہب کے یا چینیوں کے مذہب کے یا یہودیوں کے مذہب کے یا عیسائیوں کے مذہب کے…… اگر ہمیں کسی مذہب کی تعلیم پر اعتراض ہو تو ہمیں نہیں چاہئے کہ اس مذہب کے نبی کی عزت پر حملہ کریں اور نہ یہ کہ اس کو بُرے الفاظ سے یاد کریں بلکہ چاہئے کہ صرف اس قوم کے موجودہ دستور العمل پر اعتراض کریں۔ اور یقین رکھیں کہ وہ نبی جو خدا تعالیٰ کی طرف سے کروڑہا انسانوں میں عزت پا گیا اور صدہا برسوں سے اس کی قبولیت چلی آتی ہے یہی پختہ دلیل اس کے منجانب اللہ ہونے کی ہے۔‘‘

(تحفۂ قیصریہ، روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 256 تا 260)

فرمانِ خلیفہ وقت

یہاں مَیں یہ بھی کہنا چاہوں گا کہ دنیا کے ایک بہت بڑے خطّہ پر مسلمان حکومتیں قائم ہیں۔ دنیا کا بہت سا علاقہ مسلمان کے زیرِ نگیں ہے۔ بہت سے مسلمان ممالک کو خدا تعالیٰ نے قدرتی وسائل بھی عطا فرمائے ہیں۔ مسلمان ممالک یو این او (UNO) کا حصہ بھی ہیں۔ قرآنِ کریم جو مکمل ضابطہ حیات ہے اس کے ماننے والے اور اس کو پڑھنے والے بھی ہیں تو پھر کیوں ہر سطح پر اس خوبصورت تعلیم کو دنیا پر ظاہر کرنے کی مسلمان حکومتوں نے کوشش نہیں کی۔ کیوں نہیں یہ کرتے؟ قرآنِ کریم کی تعلیم کے مطابق کیوں دنیا کے سامنے یہ پیش نہیں کرتے کہ مذہبی جذبات سے کھیلنا اور انبیاء اللہ کی بے حرمتی کرنا یا اُس کی کوشش کرنا یہ بھی جرم ہے اور بہت بڑا جرم اور گناہ ہے۔ اور دنیا کے امن کے لئے ضروری ہے کہ اس کو بھی یو این او کے امن چارٹر کا حصہ بنایا جائے کہ کوئی ممبر ملک اپنے کسی شہری کو اجازت نہیں دے گا کہ دوسروں کے مذہبی جذبات سے کھیلا جائے۔ آزادیٔ خیال کے نام پر دنیا کا امن برباد کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ لیکن افسوس کہ اتنے عرصہ سے یہ سب کچھ ہو رہا ہے، کبھی مسلمان ملکوں کی مشترکہ ٹھوس کوشش نہیں ہوئی کہ تمام انبیاء، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ہر نبی کی عزت و ناموس کے لئے دنیا کو آگاہ کریں اور بین الاقوامی سطح پر اس کو تسلیم کروائیں۔ گو یو این او (UNO) کے باقی فیصلوں کی طرح اس پر بھی عمل نہیں ہو گا، پہلے کونسا امن چارٹر پر عمل ہو رہا ہے لیکن کم از کم ایک چیز ریکارڈ میں تو آ جائے گی۔ او آئی سی (OIC)، آرگنائزیشن آف اسلامک کنٹریز جو ہے، یہ قائم تو ہے لیکن ان کے ذریعہ سے کبھی کوئی ٹھوس کوشش نہیں ہوئی جس سے دنیا میں مسلمانوں کا وقار قائم ہو۔ مسلمان ملکوں کے سیاستدان اپنی خواہشات کی تکمیل کے لئے ہر کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔ اگر نہیں خیال تو دین کی عظمت کا خیال نہیں۔ اگر ہمارے لیڈروں کی طرف سے ٹھوس کوششیں ہوتیں تو عوام الناس کا یہ غلط ردّ عمل بھی ظاہر نہ ہوتا جو آج مثلاً پاکستان میں ہو رہا ہے یا دوسرے ملکوں میں ہوا ہے۔ اُن کو پتہ ہوتا کہ ہمارے لیڈر اس کام کے لئے مقرر ہیں اور وہ اس کا حق ادا کرنے کی کوشش کریں گے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس قائم کرنے کے لئے اور تمام انبیاء کی عزت و ناموس قائم کرنے کے لئے دنیا کے فورم پر اس طرح اُٹھیں گے کہ اس دنیا کو تسلیم کرنا پڑے گا کہ یہ جو کہہ رہے ہیں سچ اور حق ہے۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 21 ستمبر 2012ء۔ بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

اس شمارہ میں

- ایک احمدی بچی کی دُعا (منظوم)
- خضر ایک روحانی اور جسمانی بیماری
- تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جا سکتا ہے
- زرافہ Giraffe

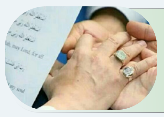

دربارِ خلافت

چین میں تبلیغ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

اسلام پر جو الزام لگایا جاتا ہے کہ تلوار کے زور سے پھیلا، یہ بتاؤ کہ چین میں کونسی فوجیں چڑھی تھیں جہاں اسلام پھیلایا گیا تھا۔ اور یہ مثال دیتے ہوئے آپ فرماتے ہیں۔ وہاں کونسے مسلمان تلواریں لے کر جنگ کے لئے گئے تھے؟ فرمایا کہ تاجروں اور مبلغین اور مختلف کاموں سے منسلک جو صحابہ تھے یا اُن کے قریبی، اُن کے بعد میں آنے والے تابعین جو تھے اُن مسلمانوں نے ہی اسلام کا پیغام وہاں پہنچایا تھا۔ اور اس طرح پہنچایا تھا کہ یہ تاجر لوگ یا مختلف کاروباروں میں ملوث لوگ جو وہاں گئے ہیں تو انہوں نے اپنے نمونے دکھائے، اپنی پاک تعلیم کا اظہار کیا اور اُس کے ذریعے سے وہاں اسلام پھیلا۔

(ماخوذ از پیغام صلح، روحانی خزائن جلد نمبر 23 صفحہ 468 ایڈیشن 2003ء)

اور آج چین میں ہم دیکھتے ہیں کہ کروڑوں مسلمان بس رہے ہیں۔ پس ہر طبقے کے لوگوں کو اپنی حالتوں کو دیکھنے کی ضرورت ہے۔ مستقل مزاجی کے ساتھ اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے کی ضرورت ہے کہ کس طرح ہم نے اسلام کا پیغام پہنچانا ہے، کس طرح ہم نے اپنی حالتوں کو بہتر کرنا ہے؟

چین کی مثال لی ہے تو یہ ذکر بھی کر دوں کہ آجکل چین میں بدقسمتی سے براہِ راست تبلیغ کر کے مسیح محمدی کا پیغام پہنچانا مشکل ہے۔ لیکن کیونکہ یہ تکمیلِ اشاعتِ ہدایت کا زمانہ ہے اس لئے اللہ تعالیٰ خود ہی اس پیغام کو پہنچانے کے مختلف ذرائع پیدا کرتا رہتا ہے۔ یہ بھی عجیب توارد ہے کہ جماعت جرمنی کو جہاں احمدیت اور حقیقی اسلام کا پیغام جرمنی میں پھیلانے کا موقع مل رہا ہے، اشاعت کے مختلف ذرائع اللہ تعالیٰ نے مہیا فرمائے ہیں وہاں ایک نمائش کے ذریعے چینیوں سے تعارف ہوا اور پھر دو سال سے جماعت جرمنی کو جرمنی سے چین جا کر نمائش میں حصہ لے کر جماعت کے پیغام اور لٹریچر کا سٹال لگا کر چینی زبان میں یہ لٹریچر چینیوں تک پہنچانے کا موقع مل رہا ہے اور نئے راستے کھل رہے ہیں۔ اگر چینی زبان میں لٹریچر مہیا نہ ہوتا تو یہ کام نہیں ہو سکتا تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کا پہلے سے انتظام کیا ہوا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارا جو چینی ڈیسک ہے وہ اپنا کام خوب انجام دے رہا ہے۔ مکرم عثمان چینی صاحب اس کے انچارج ہیں اور قرآنِ کریم بھی اور باقی لٹریچر کی اشاعت کا کام ہو رہا ہے اور جیسا کہ مَیں نے کہا جرمنی کی جماعت کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس لٹریچر کو وہاں تک پہنچانے کی توفیق مل رہی ہے۔ اسی طرح دنیا کے دور دراز ممالک میں اُن ملکوں کی اپنی زبان میں قرآن کریم اور دوسرا لٹریچر پہنچانے کی اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرما رہا ہے۔ یہ اس زمانے کے مبارک ہونے کی نشانی ہے کہ کس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام دنیا کے کونے کونے میں پہنچ رہا ہے؟ اور مبارک ہیں وہ لوگ بھی جو تکمیلِ اشاعتِ ہدایت میں حصہ لے رہے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی سے حصہ پا رہے ہیں، آپ کے دور کی تجدید کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ پس اس بات کو ہر احمدی کو سمجھنے کی ضرورت ہے، صرف وقتی طور پر جذبات کا اظہار کافی

بقیہ صفحہ 4 پر

ایک احمدی بچی کی دُعا

مریم صدیقہ حضرت میر صاحب کی سب سے بڑی صاحبزادی ہیں۔ دسمبر 1924ء میں جبکہ ان کی عمر چھ برس کی تھی یہ بے نظیر دُعا حضرت میر صاحب نے اُنہیں لکھ کر دی تھی اور اُنہوں نے مستورات کے سالانہ جلسہ منعقدہ قادیان میں پڑھ کر سنائی تھی۔ اس دلکش نظم میں دین سے محبت، مذہب سے اُلفت آپس کی ہمدردی اور سب سے اخلاق و ادب سے پیش آنے کی جیسی اعلیٰ تعلیم سلیس اور دلِ نشین پیرایہ میں دی گئی ہے، واقعہ یہ ہے کہ بچوں کے لئے لکھی ہوئی نظموں میں اس کی نظیر نہیں ملتی۔ (محمد اسمٰعیل پانی پتی)

الٰہی مجھے سیدھا رستہ دکھا دے
مری زندگی پاک و طیّب بنا دے
مجھے دین و دنیا کی خُوبی عطا کر
ہر اک درد اور دُکھ سے مجھ کو شفا دے
زباں پر مری جھوٹ آئے نہ ہر گز
کچھ ایسا سبق راستی کا پڑھا دے
گناہوں سے نفرت، بدی سے عداوت
ہمیشہ رہیں دِل میں اچھے اِرادے
ہر اک کی کروں خدمت اور خیر خواہی
جو دیکھے وہ خوش ہو کے مجھ کو دعا دے
بڑوں کا ادب اور چھوٹوں پہ شفقت
سراسر محبت کی پُتلی بنا دے
بنوں نیک اور دوسروں کو بناؤں
مجھے دِین کا عِلم اتنا سِکھا دے
خوشی تیری ہو جائے مقصود میرا
کچھ ایسی لگن دل میں اپنی لگا دے
جو بہنیں ہیں میری وَ یا ہیں سہیلی
یہی رنگ نیکی کا سب پر چڑھا دے
غنا دے، سخا دے، حیا دے، وفا دے
ہُدیٰ دے، تُقیٰ دے، لقا دے، رَضا دے
مرا نام اَبّا نے رکھا ہے مریم
خدایا تو صدّیقہ مجھ کو بنا دے

الفضل 6جنوری 1925ء

بخار دل صفحہ 70-71

آج کی دعا

رَبَّنَاۤ اِنَّکَ جَامِعُ النَّاسِ لِیَوۡمٍ لَّا رَیۡبَ فِیۡہِ ؕ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُخۡلِفُ الۡمِیۡعَادَ ﴿۱۰﴾

(آلِ عمران:10)

ترجمہ: اے ہمارے ربّ! تُو یقیناً لوگوں کو جمع کرنے والا ہے اس دن کے لئے جس میں کوئی شک نہیں۔ یقیناً اللہ وعدہ خلافی نہیں کرتا۔

یہ قرآنِ مجید کا خدا تعالیٰ کی قدرت/وعدوں پر ایمان کا خوبصورت بیان ہے۔ خداتعالیٰ پر کامل ایمان اور اس کے وعدوں کے سچا ہونے کا اس آیت میں ذکر ہے۔

رسولِ کریم ﷺ سے روایت ہے کہ یہ مبارک آیت پڑھنے سے گم شدہ یا ضائع شدہ چیز مل جاتی ہے۔

(الدرالمنثور للسیوطی جلد 2 صفحہ 9)

مرسلہ: مریم رحمٰن

ثاقب رشید۔لندن

غصہ ایک روحانی اور جسمانی بیماری

انسان گوشت پوست ہڈیوں کے ساتھ احساسات اور جذبات کا مرقع ہے . یہ ہمارے احساسات و جذبات ہی ہوتے ہیں جو ہمارے رویوں کو جنم دیتے ہیں اور ہمارے رویے ہمارے کردار کی تعمیر میں اہم کردار ادا کرتے ہیں . ہمارے رویے جتنے تعمیری ہونگے ہمارا کردار اتنا ہی پختہ اور اچھا ہو گا اور اس کے برعکس ہمارے رویے ہمارے بے لگام جذبات کے زیر تابع جتنے تخریبی ہوں گے ہمارا کردار اسی قدر ناپختہ ہو گا اور اسی بنیاد پر ہمیں بدکردار بھی سمجھا جائے گا . آج میں اس پوسٹ کے ذریعے ایک ایسے ہی منفی جذبے جسے غصہ کہا جاتا ہے کے موضوع پر آپ کے سامنے کچھ حقائق پہلے قرآن سنت کی روشنی میں پیش کروں گا اور پھر اپنی بساط کے مطابق اس منفی جذبے کے طبی نقصانات پر کچھ حقائق آپکے سامنے رکھوں گا تاکہ ہم سب اپنے آپ کو اور اپنی نسلوں کو اس منفی جذبے کے بد اثرات سے محفوظ رکھ سکیں۔

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ غصہ کے متعلق فرماتا ہے:

وَ الَّذِیۡنَ یَجۡتَنِبُوۡنَ کَبٰٓئِرَ الۡاِثۡمِ وَ الۡفَوَاحِشَ وَ اِذَا مَا غَضِبُوۡا ہُمۡ یَغۡفِرُوۡنَ۔

(الشوریٰ: 38)

ترجمہ: اور وہ جو بڑے بڑے گناہوں اور بے حیائیوں سے بچتے ہیں اور جب غصہ آئے معاف کردیتے ہیں

دوسری جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :

اَلَّذِیۡنَ یُنۡفِقُوۡنَ فِی السَّرَّآءِ وَ الضَّرَّآءِ وَ الۡکٰظِمِیۡنَ الۡغَیۡظَ وَ الۡعَافِیۡنَ عَنِ النَّاسِ ؕ وَ اللّٰہُ یُحِبُّ الۡمُحۡسِنِیۡنَ۔

(آل عمران: 135)

ترجمہ: وہ جو اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں خوشی میں اور رنج میں اور غصہ پینے والے اور لوگوں سے درگزر کرنے والے، اور نیک لوگ اللہ کے محبوب ہیں۔

ان دو آیات میں نیک اور متقی لوگوں کی جو نشانی بتائی گئی ہے وہ یہ بھی ہے کہ گو کہ اپنے آپ کو دوسرے برائی کے کاموں سے تو بچاتے ہی ہیں مگر جب انھیں غصہ آتا ہے تو وہ اس حالت میں جس پر غصہ آیا ہوتا ہے اسے معاف کر دیتے ہیں اور انہی لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنا محبوب فرمایا ہے۔

اللہ کے رسول نبی امی ﷺ کو پتہ تھا کہ کیونکہ غصہ روحانی بیماریوں کی وجہ بنتا ہے اور ساتھ ساتھ اس سے جسمانی امراض بھی لگ جاتے ہیں اس لیے آپ نے اپنے صحابہ اور اپنی امت کو خاص طور پر ان تمام مواقع سے بچنے کی تلقین فرمائی جن میں انسان پر غصہ کی حالت قائم ہو جائے اور اگر کسی پر غصہ جیسا منفی جذبہ غالب آ ہی جائے تو نبی پاک نے اسکا جسمانی علاج بھی بتا دیا. یہ سب امور مندرجہ ذیل احادیث میں باوضاحت ملاحظہ کیے جا سکتے ہیں

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”بہادر وہ نہیں جو پہلوان ہو اور دوسرے کو پچھاڑ دے بلکہ بہادر وہ ہے جو غصہ کے وقت خود کو قابو میں رکھے۔“

(بخاری، کتاب الادب، باب الحذر من الغضب، حدیث نمبر: 6114)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”جو شخص اپنی زبان کو محفوظ رکھے گا، اللہ اس کی پردہ پوشی فرمائے گا اور جو اپنے غصے کو روکے گا، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اپنا عذاب اس سے روک دے گا اور جو اللہ سے عذر کرے گا، اللہ اس کے عذر کو قبول فرمائے گا۔“

(شعب الایمان، السابع والخمسون من شعب الایمان، فصل فی ترک الغضب۔۔۔ الخ، حدیث نمبر:8311)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

”جو اپنے غصہ میں مجھے یاد رکھے گا میں اسے اپنے جلال کے وقت یاد کروں گا اور ہلاک ہونے والوں کے ساتھ اسے ہلاک نہ کروں گا۔“

(فردوس الاخبار، باب القاف، حدیث نمبر: 4476)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے بندے نے غصہ کا گھونٹ پیا، اس سے بڑھ کر اللہ کے نزدیک کوئی گھونٹ نہیں۔“

(شعب الایمان، السابع والخمسون من شعب الایمان، فصل فی ترک الغضب۔۔۔ الخ، حدیث نمبر: 8307)

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں غلام کی پٹائی کر رہا تھا کہ میں نے اپنے پیچھے سے آواز سنی کہ اے ابو مسعود! (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) تمہیں علم ہونا چاہیے کہ تم اس پر جتنی قدرت رکھتے ہو اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ تم پر قدرت رکھتا ہے میں نے پیچھے مُڑ کر دیکھا تو وہ رسول اکرم ﷺ تھے۔ میں عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! یہ اللہ کی رضا کی لیے آزاد ہے آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر تم یہ نہ کرتے تو تمہیں دوزخ کی آگ جلاتی یا فرمایا کہ تمہیں دوزخ کی آگ چھوتی۔

(صحیح مسلم ص 905 حدیث 1658دار ابن حزم بیروت)

میرے پیارے آقا ﷺ نے غصے کا جسمانی علاج کیا بیان فرمایا ہے؟ اب وہ بھی پڑھیں ذرا

حضرت عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

غضب شیطان کے اثر سے اور شیطان آگ سے پیدا کیا گیا ہے اور آگ پانی سے بجھائی جاتی ہے تو جب تم میں سے کوئی شخص غضبناک ہو (یعنی غصے کی حالت میں ہو) تو وہ وضو کرے۔

(سنن ابو داؤد جلد 2 صفحہ 304)

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا:

جب تم میں سے کسی شخص کو غصہ آجائے کھڑا ہو تو بیٹھ جائے پھر اسکا غصہ ختم ہو جائے تو ٹھیک ہے ورنہ وہ لیٹ جائے۔

(سنن ابو داؤد کتاب الادب حدیث نمبر:4782)

امام ابو جعفر محمد بن جریر طبری متوفی 310 ہجری روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

جس شخص نے غصہ ضبط کر لیا حالانکہ وہ اسکے اظہار پر قادر تھا اللہ تعالیٰ اسکو امن اور ایمان سے بھر دے گا۔

(جامع البیان جلد 4 صفحہ 61)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

”یاد رکھو جو شخص سختی کرتا اور غضب میں آجاتا ہے اس کی زبان سے معارف اور حکمت کی باتیں ہرگز نہیں نکل سکتیں۔ وہ دل حکمت کی باتوں سے محروم کیا جاتا ہے جو اپنے مقابل کے سامنے جلدی طیش میں آکر آپے سے باہر ہو جاتا ہے۔ گندہ دہن اور بے لگام کے ہونٹ لطائف کے چشمہ سے بے نصیب اور محروم کئے جاتے ہیں۔ غضب اور حکمت دونو جمع نہیں ہو سکتے۔ جو مغلوب الغضب ہوتا ہے۔ اس کی عقل موٹی اور فہم کند ہوتا ہے۔ اس کو کبھی کسی میدان میں غلبہ اور نصرت نہیں دیئے جاتے۔ غضب نصف جنون ہے جب یہ زیادہ بھڑکتا ہے تو پورا جنون ہو سکتا ہے۔“

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 126تا127۔ ایڈیشن 1984ء)

پھر ایک دوسری جگہ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”یاد رکھو کہ عقل اور جوش میں خطرناک دشمنی ہے۔ جب جوش اور غصہ آتا ہے تو عقل قائم نہیں رہ سکتی۔ لیکن جو صبر کرتا ہے اور بردباری کا نمونہ دکھاتا ہے اس کو ایک نور دیا جاتا ہے جس سے اس کی عقل و فکر کی قوتوں میں ایک نئی روشنی پیدا ہو جاتی ہے اور پھر نور سے نور پیدا ہوتا ہے۔ غصہ اور جوش کی حالت میں چونکہ دل و دماغ تاریک ہوتے ہیں اس لئے پھر تاریکی سے تاریکی پیدا ہوتی ہے۔“

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 180۔ ایڈیشن 1984ء)

مندرجہ بالا آیات قرآنیہ احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی روشنی میں یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ غصہ وطیش کی حالت میں خود پر قابو پانا ہی اصل بہادری ہے اور اس حالت میں اللہ کی خاطر معاف کر دینے سے خدا کا قرب حاصل ہوتا ہے۔ اگر ایسا کرنا ممکن ہو تو نبی پاک نے علاج بھی بتا دیا کہ اگر غصہ آجائے تو

وضو کرکے خود کو پانی سے ٹھنڈا کرو اگر کھڑے ہو تو بیٹھ جاؤ اگر بیٹھے ہو تو لیٹ جاؤ۔ حاصل مطالعہ ابھی تک کے دلائل کا یہ نکلا کہ غصہ پر ہمیں ہر حال میں قابو پانا چاہیے تاکہ خود بھی نہ صرف اللہ کے پیاروں کی صف میں شامل ہوں بلکہ دوسروں کو بھی اپنی ایذا رسانی سے محفوظ رکھیں۔

اب آئیں دیکھتے ہیں کہ غصہ جیسا منفی جذبہ میڈیکل سائنس کے حوالے سے ہمارے جسمانی نظام کو کس طرح نقصان پہنچاتا ہے۔ جب آپکو ان حقائق کا پتہ چلے گا تو آپ اپنے مسلمان ہونے پر رشک کریں گے کہ جس مذہب نے اپنے پیروکاروں کے لیے نا صرف روحانی بیماریوں سے بچنے کے طریقے بتائے بلکہ غصے جیسے منفی جذبے سے ہونے والے جسمانی عوارض سے بھی بچنے کی تلقین مندرجہ بالا آیات قرآنی اور احادیث نبویہ میں کس قدر وضاحت سے بیان فرمادی ہے۔

میڈیکل سائنس کے حوالے سے دیکھا جائے تو جب ایک انسان غصہ کی حالت میں ہوتا ہے تو سب سے پہلے اسکے سانس لینے کی رفتار بڑھ جاتی ہے اور اسے نارمل سے زیادہ آکسیجن جسم میں لیکر جانی پڑتی ہے۔ ایسا کرنے سے اسکی دل کی دھڑکن تیز ہو جاتی ہے اور دل کو نارمل سے زیادہ تیزی سے کام کرنا پڑتا ہے اس صورت میں دل زیادہ تیزی سے خون جسم کے مختلف حصوں میں بھیجنا شروع کر دیتا ہے ایسا کرنے سے اس انسان کی خون کی شریانوں پر خون کا دباؤ بڑھ جاتا ہے۔ جسکا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جسم کے مختلف اعضاء میں سٹریس بڑھ جاتا ہے. عین اس حالت میں دماغ تیزی سے جسم کے گلینڈز کو پیغام بھیجتا ہے کہ وہ مختلف ہارمون پیدا کریں دماغ کے لیمبک سسٹم (Limbic system) کے تین حصے برق رفتاری سے کام کرنا شروع کر دیتے ہیں جن میں ہپو کے میوس (Hippocampus)، لیمبک کورٹیکس (Limbic Cortex)، اور ایمگڈیلا (Amygdala) شامل ہیں۔ غصے کی حالت میں دماغ کے یہ حصے جسم کے نارمل رویوں کو کنٹرول کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ خطرے کی حالت میں بھاگنے یا مقابلہ کرنے کے فیصلے کو بھی یہی حصے ایڈرنل گلینڈز جو گردوں کے قریب واقع ہوتے ہیں کے ذریعے کنٹرول کر رہے ہوتے ہیں۔ اور غصہ کی حالت بھی خطرے کی حالت میں سے ایک حالت ہوتی ہے . ایڈرنل گلینڈز (Adrenal Glands) جو ہارمونز پیدا کرتے ہیں وہ سٹریس کی وجہ سے جسم میں فیٹی ایسڈز کو بڑھا دیتے ہیں اور یہی فیٹی ایسڈز کی زیادتی جسم میں انفلیمیشن پیدا کرتی ہے جس کی وجہ سے خون کی شریانوں کے سیلز میں کیلشیم کے اکٹھا ہونے کی وجہ سے سختی آنا شروع ہو جاتی ہے۔ اور بلڈ پریشر بڑھنا شروع ہو جاتا ہے۔

واشنگٹن سٹیٹ یونیورسٹی میں ہونے والی ریسرچ میں اسی بات کو پچاس سال کی عمر کے افراد پر ریسرچ کر کے ثابت کیا گیا کہ انکی دل کی شریانوں میں غصے کی وجہ سے کیلشیم اکٹھا ہونے کے سبب ان میں دل کی بیماریوں کے ہونے کے خطرات کئی گنا بڑھ گئے۔

دماغ کی نسوں پر غصہ کی حالت میں تناؤ کی وجہ سے نہ صرف سر درد کا عارضہ لاحق ہو جاتا ہے بلکہ انتہائی صورت حال میں دماغ کی شریان کو ناقابل تلافی نقصان بھی پہنچ سکتا ہے جو کہ برین ہیمرج جیسی خطرناک صورت حال سے دو چار کر سکتا ہے۔

اگر غصہ کرنے والا انسان پہلے ہی کئی قسم کی بیماریوں میں گھرا ہوا ہو تو اسے غصے کی حالت میں مزید خود پر قابو پانا چاہیے تاکہ انکی بیماری مزید نہ بڑھے اگر کوئی ہائی بلڈ پریشر کا مریض ہے تو اسکو دل کی بیماری لگنے کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔ اگر ذیابیطس کا مریض ہے تو اسکی شوگر کی بیماری مزید بگڑ سکتی ہے کیونکہ غصے کی حالت میں جیسے جیسے جسم میں انفلیمیشن بڑھے گی ویسے ویسے پہلے سے موجود بیماری میں بگاڑ پیدا ہوتا جائے گا اور مزید کوئی نئی بیماری لگنے کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔

وہ والدین جو ہر وقت گھر میں بات بات پر لڑتے جھگڑتے ہیں وہ نہ صرف اپنی زندگیوں کو جہنم کا نمونہ بناتے ہیں بلکہ اپنی اولادوں کے ذہنوں کو بھی تکلیف میں مبتلا کر کے انکی عمروں کے تعمیری ادوار کو اپنے منفی رویوں کی وجہ سے انکی ذہنی اور جسمانی ترقی کی راہ میں رکاوٹ کے سامان پیدا کر رہے ہوتے ہیں۔ اور انہی لڑائی جھگڑوں سے آلودہ گھروں میں پرورش پانے والے بچوں کے آئندہ کے رویے بھی اپنے والدین کی نقالی میں ویسے ہی جھگڑالو، غصیلے انسان کے روپ میں معاشرے کا حصہ بنتے چلے جاتے ہیں۔ اس لیے ضرورت اس امر کی ہے کہ غصے جیسے قبیح جذبے کو ہر حال میں نہ صرف کنٹرول کرنا چاہیے بلکہ اپنے اردگرد بسنے والے دوسرے لوگوں کو بھی اپنے غصے پر قابو پانے کی تلقین کرنی چاہیے۔ تاکہ نہ صرف ہم خود روحانی طور پر ترقی کریں اور جسمانی طور پر صحتمند رہ سکیں بلکہ اپنے اردگرد بھی ایک پر سکون پر امن معاشرے کو قائم کرنے والے بنیں۔

بقیہ: دربارِ خلافت ...... از صفحہ 2

نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جو موقع عطا فرما رہا ہے اُن کو ایک خاص فضلِ الٰہی سمجھ کر اُن سے بھرپور فائدہ اُٹھانے کی ضرورت ہے اور اس کے لئے حتی المقدور کوشش کرنے کی ضرورت ہے۔ اب جیسا کہ میں نے بتایا کہ چین میں جرمنی کی جماعت کو ہی پیغام پہنچانے کا موقع مل رہا ہے، اسی طرح دوسرے ہمسایہ ملک بھی ہیں، ان میں بھی یہ موقع مل رہا ہے۔ پس اس فضلِ الٰہی کو جذب کرنے کی کوشش کریں۔ پہلے اگر دو چار کی اس طرف توجہ تھی یا اگر چند سو کی بھی توجہ تھی تو جس طرح اجتماع کے بعد آپ لوگ جذبات کا اظہار کر رہے ہیں، ہزاروں کی تعداد میں اپنے پاک نمونوں، اپنے نیک عملوں، اپنے عہدوں کی تجدید سے اُس انقلاب میں حصہ دار بنیں اور اُن مبارک لوگوں میں شامل ہوں جن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خوشخبری عطا فرمائی تھی کہ آخری زمانہ بھی مبارک ہے۔ پس وہی لوگ اس آخری زمانے کے مبارک ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقصد کو پورا کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جو آپ کی اُمّت کے بارے میں خوشخبریاں عطا فرمائی تھیں اُن خوشخبریوں میں ایک خلافت کی خوشخبری بھی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب آپ کی اُمّت کے بارے میں خلافت کی خوشخبری عطا فرمائی ہے اس خوشخبری پر مرکزیت کا انحصار ہے یا یوں کہہ لیں کہ وہ مرکزی خوشخبری، وہ بنیادی اہمیت کی چیز جس پر اُمّت کی ترقی کا مدار ہے وہ خلافت ہے۔ اُمّت کی ترقی کا مدار آپ نے اپنے بعد خلافتِ راشدہ کو ہی قرار دیا تھا اور اُس کے بعد پھر ایذاء رساں بادشاہت اور جابر بادشاہت کے دور کا آپ نے ذکر فرمایا تھا جس میں اُمّت کے لوگ دل گرفتہ ہوں گے اور دل میں تنگی محسوس کریں گے جو ایک اندھیرا زمانہ ہو گا۔ لیکن پھر ایک وقت آئے گا جب اللہ تعالیٰ کا رحم جوش میں آئے گا۔ اُمّت پر اللہ تعالیٰ کے پیار کی نظر پڑے گی تو ظلم و ستم کے دور کو اللہ تعالیٰ ختم فرمائے گا اور خلافت علیٰ منہاج نبوت کا قیام ہو گا جس نے دائمی رہنا ہے۔

(مسند احمد بن حنبل جلد نمبر 6 صفحہ 285 حدیث النعمان بن بشیر حدیث نمبر 18596 عالم الکتب بیروت 1998)

اُمّتِ مسلمہ کو اللہ تعالیٰ نے دنیا کے لئے جو خیرِ اُمّت بنایا ہے اس کی تجدید ہو گی۔ آج مختلف مسلمان علماء اور تنظیموں کی طرف سے وقتاً فوقتاً جو یہ معاملہ اُٹھایا جاتا ہے کہ اُمّت میں خلافت کا قیام ہو یہ اس لئے ہے کہ یہ سب جانتے ہیں کہ اُمّت کی بقا خلافت کے بغیر نہیں ہے اور نہ ہو سکتی ہے۔ لیکن ساتھ ہی آنکھوں پر پٹی بندھی ہوئی ہے اور اللہ تعالیٰ کے فرستادے کو ماننے کو تیار نہیں جس کے ذریعہ سے خلافت علیٰ منہاج نبوت کا قیام ہوا۔ پس قرآن اور حدیث جو ہیں اس بات کی تائید فرما رہے ہیں کہ اُمّت کی بقا اور اُمّت میں سے ظلموں کا خاتمہ اور اندھیروں کا خاتمہ اُس نظام کو چاہتا ہے جو اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود اور مہدی معہود کے ذریعے شروع فرمایا۔ آج ہر مسلمان ملک کی اندرونی حالت اس بات کا پکار پکار کر اعلان کر رہی ہے کہ سوچو اور غور کرو کہ تمہارے ساتھ یہ کیا ہو رہا ہے؟ اور اللہ اور اُس کا رسول جس بات کی طرف بلا رہے ہیں اُس کی طرف آؤ کہ یہی حل ہے تمہارے تمام مسائل کا، تمہارے ملکوں کے اندر کی بے چینیوں کا، تمہارے ملکوں کی دولت پر طاقتور قوموں کی للچائی ہوئی نظروں کا صرف ایک حل ہے کہ اللہ تعالیٰ کے آئے ہوئے اس مسیح و مہدی کو مان لو۔ پس یہ پیغام ہے جو دنیا میں ہم نے پہنچانا ہے اور یہی پیغام جرمنی کے لئے بھی ہے، یورپ کے لئے بھی ہے، ایشیا کے لئے بھی ہے، عرب ملکوں کے لئے بھی ہے۔ خاص طور پر مسلمان ملکوں کو یہ پیغام ہے کہ جس طرف خدا اور اُس کا رسول تمہیں بلا رہے ہیں اُس طرف آؤ۔ خدا تعالیٰ کے رحم نے جو جوش مارا ہے اور اُس جوش کے تحت اپنے پیارے کو جو مبعوث فرمایا ہے تو اُس مسیح و مہدی کی پہچان کرو اور اُس کے مددگار بن جاؤ اسی میں تمہاری بقا ہے۔

احمدی باوجود اس کے کہ مسیح موعود کا پیغام پہنچانے سے اکثر مسلمان ممالک میں ظلموں کا نشانہ بنتے ہیں لیکن وہ اُمّت کی ہمدردی کے جذبے کے تحت یہ پیغام پہنچاتے چلے جا رہے ہیں۔ دراصل تو یہ پیغام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام ہے تاکہ اُمّت کی اکثریت اُن لوگوں میں شامل ہو جو آخرین کا زمانہ پا کر اُمّت کے مبارک لوگوں میں شامل ہوئے۔

(خطبہ جمعہ 23 ستمبر 2011ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

مولانا سید شمشاد احمد ناصر ۔ امریکہ

تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جاسکتا ہے

ذاتی تجربات کی روشنی میں (قسط 30)

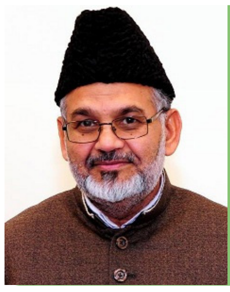

خاکسار نے جب سینٹ پال چرچ میں یہ سب کچھ بیان کیا چرچ کے پادری Father Pall نے آخر میں شکریہ جب کہنے لگے تو یہ ریمارکس دیئے۔ کہ **’’جتنی بائبل آپ جانتے ہیں ہم اتنا قرآن نہیں جانتے۔‘‘ خاکسار نے یہ سنتے ہی سب کے سامنے Father Pall کو قرآن کریم مع انگریزی ترجمہ وتفسیر کے ساتھ ان کی خدمت میں تحفہ پیش کر دیا کہ آپ اسے پڑھیں تا اسلام کی تعلیمات سے آگاہی ہو۔**

خاکسار نے اس مضمون میں ’’USNews‘‘ یو ایس نیوز کے حوالہ سے ایک ضروری بات یہ بھی لکھی کہ: USNews جو کہ یہاں کا ایک بڑا معروف ہفت روزہ میگزین ہے، نے 18 دسمبر 2006ء کی اشاعت میں صفحہ 14 پر ایک خط شائع کیا ہے جو کہ باربرہ ملر (Barbra Miller) نے لکھا ہے اور اس کا جلی حروف میں یہ عنوان ہے:

Peace-Loving Muslims?

یعنی امن سے محبت اور امن کی خواہش رکھنے والے مسلمان کہاں ہیں؟

اور اس کے ساتھ ہی ایک تصویر بھی دی گئی ہے جو کہ ایک مسلم خاتون کی ہے جس نے سر کو اوڑھنی یا حجاب سے ڈھانپ رکھا ہے اور ایک ساتھ ایک بچی کی تصویر بھی ہے۔ اس میں خط لکھنے والی خاتون نے کئی سوال اٹھائے ہیں۔ مثلاً یہ کہ دنیا میں کروڑوں مسلمان دہشت گردی کی مذمت کرتے ہیں۔ وہ مسلمان کہاں ہیں؟ یا یہ سوال اٹھایا ہے کہ 9/11 کے واقعہ پر فلسطینی مسلمانوں نے بہت خوشی کا اظہار کیا۔ لیکن اسامہ بن لادن کے خلاف کسی نے احتجاج نہیں کیا۔ پھر اس خاتون نے اپنے مضمون / خط میں اس افغانی شخص کا ذکر کیا جس نے اسلام چھوڑ کر عیسائیت اختیار کر لی تھی اور اس وجہ سے جب مسلمان حکومت نے اسے موت کا پیغام سنایا تو اس کا مغربی معاشرہ میں کیا ردعمل ہوا۔

خاکسار نے لکھا کہ خط کے مندرجات سے آپ اتفاق کریں یا نہ کریں مگر یہ سوال اپنی جگہ ضرور ہے کہ امن سے محبت رکھنے والے مسلمان ہیں کہاں؟

خاکسار نے ایک اور اخبار مسلم ورلڈ ٹوڈے کے حوالہ سے لکھا کہ:

گزشتہ ہفتہ اس اخبار نے سعودی عرب کے حوالہ سے یہ خبر دی ہوئی تھی جس میں چند خواتین برقعہ اوڑھے ہوئے دکھائی گئیں اور ساتھ ہی یہ خبر بھی لگائی کہ یہ خواتین ٹیکسی کا انتظار کر رہی ہیں کیونکہ سعودی عرب میں خواتین پر گاڑی / کار چلانے پر پابندی ہے۔ (یہ پابندی سعودی عرب نے خواتین پر 1991ء میں لگائی تھی)

خاکسار نے لکھا کہ بعض مسلمان خواتین اس مغربی معاشرے میں بالکل اسی طرح رہتی ہیں جس طرح یہ لوگ ہیں۔ مگر جب واپس وطن جاتی ہیں تو برقعے اوڑھ لیتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے آپ کو مسلمان بھی کہلانا چاہتے ہیں لیکن اسلامی احکامات پر عمل بھی کرنا نہیں چاہتے اور ان کی مثال بالکل وہی ہے کہ

؏ خود بدلتے نہیں قرآن کو بدل دیتے ہیں

خاکسار نے مزید لکھا کہ ہمیں غور کرنا چاہئے کہ ہم کہاں تک اسلامی تعلیمات پر **اور آنحضرت ﷺ کے اسوہ حسنہ پر عمل کرتے ہیں۔**

؎ ہمیں کچھ کیں نہیں بھائیو، نصیحت ہے غریبانہ
جو کوئی پاک دل ہووے، دل و جاں اس پہ قربان ہے

ہفت روزہ پاکستان ٹائمز نے خاکسار کا مندرجہ بالا مضمون 4 جنوری 2007ء کی اشاعت صفحہ 13 پر خاکسار کی تصویر کے ساتھ مختصر ادیا ہے۔ یعنی ’’اسلام میں عورت کی عزت، احترام اور مغربی معاشرہ‘‘

عربی اخبار **الاخبار** نے اپنی جنوری 2007ء کے انگریزی سیکشن میں ویسٹ کوسٹ کے اکیسویں جلسہ سالانہ کی خبر شائع کی ہے۔

اخبار نے لکھا کہ احمدی مسلمان مرد وخواتین اور بچے دور دراز کے علاقوں سے سفر کر کے جماعت کے 21ویں جلسہ سالانہ میں شمولیت کے لئے 900 کی تعداد میں پہنچے۔ یہ جلسہ سالانہ پومونا فیئر پلیکس میں جمعہ تا اتوار 22 تا 24 دسمبر 2006ء ہوا تھا۔ اس موقعہ پر:

امام شمشاد نے اپنے خطبہ جمعہ میں حاضرین کو یاددہانی کرائی کہ یہ جلسے ہماری توجہ کو اللہ تعالیٰ کی طرف پھیرنے والے ہوتے ہیں۔ اس لئے سب کو ذکرِ الٰہی میں مشغول رہنا چاہئے اور ان 3 دنوں میں یہ سبق سیکھنا ہے کہ آئندہ بھی خدا تعالیٰ کو مقدم رکھنا ہے۔

پہلے سیشن کی افتتاحی تقریر میں مکرم ڈاکٹر نسیم رحمت اللہ صاحب نائب امیر آف امریکہ نے حاضرین کو توجہ دلائی کہ ہر ایک احمدی کو چاہئے کہ وہ خدا تعالیٰ کا شکر گزار بندہ بنے اور اس کی مخلوق کے ساتھ بھی ہمدردی اور شکرانے کے جذبات رکھے۔ یہ اس معاشرہ کا ایک نقص ہے اس لئے ہمیں اس طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے کہ ہم ہر ایک کے ساتھ ہمدردی کے ساتھ پیش آئیں اور ان کے لئے ہمارے پاس شکر کے جذبات بھی ہوں۔

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر بہت سے مذہبی لیڈرز، لوکل اتھارٹی اور معززین شہر نے شمولیت کی۔ سبھی نے جماعت کے اس جلسہ کی کامیابی کے لئے دلی تمناؤں کا اظہار کیا۔ جن معززین نے اس موقعہ پر تقاریر کیں اور شامل ہوئے۔ اخبار نے ان کے نام دیئے ہیں۔

چیف پولیس Mr. Gene Hernandez، کونٹی ایگزیکٹو کی طرف سے اس موقعہ پر بھیجا گیا خط بھی پڑھا گیا۔

امام شمشاد نے اس موقعہ پر چیف آف پولیس کو ان کی 35 سالہ خدمات پر جو انہوں نے اس علاقہ میں کی ہیں پر انہیں Plaque بھی پیش کی۔

جلسہ میں مکرم رشید رینو صاحب امریکن نے بھی تقریر کی جس میں انہوں نے علم کی برکات بیان کیں کہ قرون اولیٰ کے مسلمانوں نے اور پھر بعد میں مسلمان کس طرح اپنے علم کی وجہ سے چھائے رہے لیکن جب وہ علمی لحاظ سے گر گئے تو ناکامیوں نے ڈیرے ڈالے۔

مکرم امام اظہر حنیف صاحب (موجودہ مشنری انچارج صاحب امریکہ) نے جلسہ کے موقعہ پر اسلام اور آنحضرت ﷺ پر اعتراضات کے جوابات پیش کئے۔

مسٹر منعم نعیم صاحب نے ہیومینٹی فرسٹ کے بارے میں خدمات کا بیان کیا۔ مکرم انور محمود خان صاحب نے مساجد کی تعمیر کی اہمیت بیان کی۔

آخری سیشن میں ’’عفت وحیا‘‘ کے موضوع پر تقریر ہوئی۔ اور ایک تقریر سیرت حضرت مسیح موعودؑ پر ہوئی۔

جلسہ کی اختتامی تقریر برادر منیر حامد صاحب نائب امیر امریکہ نے کی۔ جس میں انہوں نے مسلمان نوجوانوں کی قربانیوں کا ذکر کیا کہ کس طرح انہیں اسلام لانے پر تختہ مظالم بنایا گیا۔ انہوں نے اس ضمن میں بہت سارے واقعات سنا کر حاضرین کو اسلام کے امن اور محبت کے پیغام کو پھیلانے کی طرف توجہ دلائی۔

اس خبر کے آخر میں اخبار نے جماعت احمدیہ کا تعارف بھی لکھا ہے کہ یہ جماعت کب شروع ہوئی اور اس کا نعرہ محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں ہے۔ اور ویب سائٹ الاسلام کا تعارف بھی ہے۔

پاکستان ٹائمز نے اپنی اشاعت 11 جنوری 2007ء صفحہ 13 پر 5 تصاویر کے ساتھ عیدالاضحیہ کی خبر قریباً پورے صفحہ پر شائع کی ہے۔ تصاویر میں مسجد بیت الحمید میں لوگ خطبہ عید سن رہے ہیں۔ دوسری تصویر میں باہر کھانا کھا رہے ہیں۔ ایک تصویر میں خاکسار خطبہ عید دے رہا ہے۔ ایک تصویر میں خاکسار چند دوستوں کے ساتھ ہے۔ جس میں برادر ابراہیم نعیم صاحب، مکرم اکرام الحق جٹالہ صاحب مرحوم، مکرم عمران جٹالہ صاحب، مکرم عابد ادلبی صاحب سیرین، مکرم ڈاکٹر طاہر صاحب، مکرم عاصم انصاری صاحب، مکرم رمضان جٹالہ صاحب اور مکرم امجد فاروق صاحب ہیں۔

اخبار نے عیدالاضحیہ کی خبر یوں لگائی۔ **’’مسجد بیت الحمید میں عیدالاضحیہ نہایت جوش و جذبے سے منائی گئی‘‘**

چینو (کیلیفورنیا) نمائندہ خصوصی، چینو اور گردونواح کے آٹھ صد سے زائد مرد، خواتین اور بچوں نے عیدالاضحیہ کی نماز امام سید شمشاد احمد ناصر کی معیت میں ادا کی۔ گردونواح کے سینکڑوں مرد، خواتین اور بچے مسجد بیت الحمید میں عیدالاضحیہ منانے اور خدا تعالیٰ کی وحدانیت، بزرگی اور بڑائی بیان کرنے کے لئے جمع ہوئے۔ نماز عید کے بعد خطبہ عید میں امام شمشاد احمد ناصر نے اسلام میں عیدالاضحیہ کی اہمیت، حج، اور حضرت ابراہیمؑ کی اللہ تعالیٰ کے حضور فرمانبرداری کے حوالہ سے بیان کی۔ امام شمشاد نے مزید کہا کہ قربانی کی قبولیت تقویٰ چاہتی ہے انہوں نے کہا کہ حضرت ابراہیمؑ مردوں کے لئے، حضرت ہاجرہؑ عورتوں اور اسماعیلؑ بیٹوں اور اولاد کے لئے مشعل راہ ہیں۔ یہ بات بھی یاد رکھنے کے لائق ہے کہ حضرت ابراہیم نے کیسے بچپن ہی سے حضرت اسماعیل کی تربیت کی کہ ہوش کی عمر کو پہنچنے کے ساتھ ہی وہ بیٹا خدا تعالیٰ کے لئے مکمل فرمانبرداری سے خدا کی راہ میں قربان ہونے کے لئے تیار ہو گیا۔ اور ایک لمحہ کے لئے بھی ہچکچاہٹ نہیں دکھائی۔ ہمیں بھی چاہئے کہ اپنی اولادوں کی تربیت اسی رنگ میں کریں۔

امام شمشاد نے مزید کہا کہ حقوق اللہ اور حقوق العباد ہی وہ دو بنیادی اصول ہیں جن کی ادائیگی سے دنیا میں امن قائم ہو سکتا ہے۔ تمام مسلمان خدا تعالیٰ کے ساتھ اپنے تعلق کو مضبوط کرنے کے لئے زیادہ سے زیادہ وقت مساجد میں بھی گزارا کریں۔ عید کے موقعہ سب غرباء کے گھروں میں بھی تحفے دیئے جائیں۔ اخبار نے لکھا۔

اردو لنک نے 11 جنوری 2007ء کی اشاعت میں صفحہ 7 پر خاکسار کے مضمون ’’اسلام میں عورت کی عظمت، احترام اور عزت۔ مغربی

معاشرہ'' کی دوسری قسط خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کی۔

اس دوسری قسط میں خاکسار نے درج ذیل باتیں اور واقعات لکھے جن سے عورت کی عزت و احترام کو اسلامی تعلیمات پر عمل کر کے چار چاند لگتے ہیں۔

ایک نو مسلم خاتون کا کردار کے عنوان سے خاکسار نے یہ واقعہ لکھا کہ میری لینڈ کی ریاست میں فائر ڈیپارٹمنٹ میں ایک عیسائی خاتون اللہ تعالیٰ کے فضل سے مسلمان ہوگئیں۔ انہوں نے باقاعدہ پردہ کرنا شروع کیا ادھر فائر ڈیپارٹمنٹ والوں نے کہا کہ یہ نہیں ہو سکتا۔ آپ کو حجاب اتارنا ہو گا۔ اس پر بڑی بحث ہوئی معاملہ عدالت تک گیا۔ پریس نے بھی اس واقعہ کو خوب اچھالا۔ اس سلسلہ میں میرا بھی انٹرویو لیا گیا۔ خدا کے فضل سے وہ خاتون عدالت سے یہ مقدمہ جیت گئیں۔ اس شرط کے ساتھ کہ دفتر میں ڈیوٹی کے وقت وہ حجاب پہن سکتی ہیں۔

مگر جب آگ بجھانے کے لئے جانا پڑے گا تو پھر وہ فائر ڈیپارٹمنٹ والا لباس پہنیں گی۔ اب ایک ایسی خاتون جو کہ اس معاشرہ میں پلی بڑھی ہیں اس نے اپنے عمل سے ثابت کیا کہ قرآن کریم کی تعلیم ہی حسین تعلیم ہے اور عورت کی عزت و احترام کی ضامن ہے۔

اسکے بعد خاکسار نے ایک اور مثال پیش کی جو کہ مسلمان خاتون ہے۔ خاکسار نے لکھا کہ لاس اینجلس میں ایک انٹر فیتھ ہوا۔ جس کا نام ”Sunday Peace“ رکھا گیا۔ اس میں مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے مقررین تھے۔ جو آٹھ یا نو کی تعداد میں تھے۔ ان میں اسلام کی نمائندگی ایک خاتون کر رہی تھیں جس نے اپنے سر پر دوپٹہ تک بھی نہیں اوڑھا ہوا تھا۔ اور وہ موصوفہ وہاں اسلام کے معانی پیش کر رہی تھیں۔ اس مکس (Mix) پارٹی میں ایک بے پردہ خاتون اسلام کی نمائندگی میں سب کے ساتھ کھڑی عملاً ثابت کر رہی تھیں کہ اسے اسلامی تعلیم کی کوئی پرواہ نہیں اور نہ ہی دین اسلام کی حقیقت سے کچھ آگاہی ہے اور یہ کہ اسلامی تعلیم پر عمل کرنا کوئی ضروری بھی نہیں جس طرح کہ قرآن کریم کا منشاء ہے۔ وہ ببانگ دہل اس بات کا اعلان کر رہی تھی کہ آپ لوگ فکر نہ کریں اسلامی تعلیم کچھ بھی ہو میرا عمل آپ لوگوں جیسا ہی ہے۔ یعنی جس طرح یہودی اور عیسائی عورتیں سب کے ساتھ مل جل کر کھڑی ہو سکتی ہیں یہ بھی بے پردہ اسی طرح ان میں شامل ہو سکتی ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ یہ احساس کمتری ہے جو اسلام کی خوبصورت تعلیم سے ناواقفیت کی وجہ سے خود بعض مسلمان خواتین کی طرف سے ابھرتا ہے۔

خاکسار نے اس کی تشریح میں مزید یہ بات لکھی کہ مغربی معاشرہ تو ایسے لوگوں کی تلاش میں رہتا ہے کہ کہیں سے انہیں ایسے مسلمان مل جائیں۔ جو انہیں کے طرح کے ہوں۔ جس طرح انہوں نے اپنے مذہب کو بگاڑ لیا ہے اسی طرح مسلمان بھی اپنے مذہب میں تبدیلی پیدا کر لیں۔ یہ تو ان کے دل کی بات ہے، وہ تو سلمان رشدی جیسے لوگوں کی تلاش میں رہتے ہیں۔ خاکسار نے لکھا کہ ابھی حال ہی میں عیسائیوں نے ایک نام نہاد خاتون کو اپنے چرچ میں نماز جمعہ کی امامت کرانے کی اجازت دی اور پھر اس کا چرچا بھی کیا یہ زندہ مثالیں ہیں؟

ع اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

مغربی خاتون اپنے ننگ کے اشتہار کو آزادی سمجھتی ہے۔ اب جو خاتون ان کے رنگ میں رنگین ہو کر اسلام کی نمائندگی کرے تو پھر کیا باقی رہ جاتا ہے؟

آپ اپنے فعل میں آزاد ہیں۔ جو چاہے کریں لیکن پھر خدارا اسلام کی نمائندگی تو نہ کریں۔ عیسائی معاشرہ میں بہت سے لوگ آپ کو ایسے ملیں گے جو ایمانداری سے کہہ دیں گے کہ ”ہم عملاً عیسائی نہیں ہیں“ یعنی ہم عیسائی تو کہلاتے ہیں لیکن ہمارا عمل عیسائیت کی تعلیم کے مطابق نہیں ہے۔ یہ لکھنے کے بعد خاکسار نے پھر اسلام سے قبل عورت کی حالت کا نقشہ بیان کیا ہے۔ اور قرانی آیت سے استدلال کیا۔ وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمۡ بِالۡاُنۡثٰى ظَلَّ وَجۡهُهٗ مُسۡوَدًّا وَّهُوَ كَظِيۡمٌ۔ (النحل 59) اس کے بعد خاکسار نے دور حاضر اور مغربی تہذیب میں عورت کی حیثیت کو بیان کیا ہے اس کی ایک دو مثالیں یہاں لکھتا ہوں جو مضمون میں بیان کی گئی ہیں۔

1891ء تک انگلستان، جرمنی، ناروے، امریکہ، سکینڈے نیویا میں عورتوں کو قانوناً مرد کی جائیداد پر کسی قسم کا کوئی حق حاصل نہیں تھا۔

عورت کو ووٹ دینے کا بھی حق نہیں تھا۔ خاکسار نے اس سلسلہ میں ایک خاکہ بھی پیش کیا۔

1857ء سے پہلے عورتوں کو قانونی طور پر طلاق لینے کا حق نہیں تھا۔

1882ء میں پہلی مرتبہ یورپ میں عورت کو اپنے نام پر جائیداد رکھنے کا حق حاصل ہوا۔

1920ء سے پہلے آکسفورڈ یونیورسٹی میں کوئی عورت داخلہ نہیں لے سکتی تھی۔

1955ء سے پہلے سول سروس میں فائز ہونے کے باوجود عورت کی تنخواہ مرد کی تنخواہ سے کم تھی۔

خاکسار نے آخر پر لکھا کہ مغربی معاشرہ میں عورتیں بڑی لمبی جدوجہد سے گزری ہیں۔ ایک لمبے زمانے تک تکالیف برداشت کرنے کے بعد اب کہیں جا کر ان کو کچھ حقوق ملنا شروع ہوئے ہیں۔ اگر دیکھا جائے تو یہ کہنا بجا ہو گا کہ انہوں نے یہ حقوق خود چھین کر لئے ہیں۔

اردو لنک نے اپنی اشاعت 12 تا 18 جنوری 2007ء صفحہ 2 پر 3 تصاویر کے ساتھ ”مسجد بیت الحمید میں عیدالاضحیہ نہایت جوش اور جذبے سے منائی گئی“ خبر دی ہے۔

اخبار نے یہ خبر لنک نیوز کے حوالہ سے دی اور لکھا کہ **مسلمانوں کو حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ کی پیش کردہ قربانی کی مثال کو ہمیشہ پیش نظر رکھنا چاہئے۔** امام شمشاد

اخبار نے مزید لکھا کہ یاد رکھنا چاہئے اگر ہر قربانی اسی جذبہ اور تقویٰ سے پیش ہوگی تب ہی وہ قبولیت کی منازل حاصل کر سکیں گی۔ اس سلسلہ میں امام شمشاد نے حاضرین کو بتایا کہ وہ اپنی اولاد کی تربیت حضرت ابراہیمؑ کے نمونہ پر کریں جو فوراً اللہ تعالیٰ کے حکم کے آگے اپنے آپ کو قربان کرنے کے لئے تیار ہو گئے۔

ایک تصویر میں حاضرین خطبہ سنتے دکھائے گئے ہیں۔ ایک میں لوگ آپس میں عید مل رہے ہیں اور ایک میں خاکسار خطبہ عید دے رہا ہے۔

پاکستان جرنل نے اپنی اشاعت 15 جنوری 2007ء صفحہ 16 پر ہماری خبر شائع کی ہے۔ یہ اخبار، اخبار کے مطابق امریکہ کی 22 سٹیٹس میں تقسیم ہوتا ہے اور اس کے علاوہ پوری دنیا میں بذریعہ انٹرنیٹ پر پڑھا جانے والا اخبار ہے۔ اس اخبار نے ہماری خبر کی یہ سرخی لگائی۔

”مسجد بیت الحمید چینو، کیلیفورنیا میں جلسہ سیرت النبیؐ کا انعقاد“ آنحضرت ﷺ کے نقش قدم پر چلے بغیر ہمارے لئے کامیابی کی کچھ ضمانت نہیں۔ سید شمشاد ناصر

اخبار نے سٹاف رپورٹر کے حوالہ سے لکھا کہ پچھلے دنوں مسجد بیت الحمید میں جلسہ سیرت النبیؐ ہوا جس میں ہمارے پیارے رسول محسن انسانیت آنحضرت ﷺ کی سیرت کے مختلف پہلو سننے کے لئے قریباً 350 سے زائد افراد مرد وزن شامل ہوئے۔ ڈاکٹر حمید الرحمان نے جلسہ کی صدارت کی۔ اس موقع پر مسجد بیت الحمید کے امام سید شمشاد احمد ناصر کے علاوہ مکرم جمیل محمد مونس چوہدری صاحب، مکرم انور محمود خان صاحب اور مکرم محمد ادلبی صاحب آف سیریا نے بھی تقاریر کیں جس میں آنحضرتؐ کی پاک زندگی، نیکی، صلہ رحمی، بیویوں سے حسن سلوک، یتیموں کا خیال اور جنگ میں بھی دشمنوں کے ساتھ انصاف کا سلوک وغیرہ موضوعات پر تقاریر ہوئیں۔

پاکستان ٹائمز نے اپنی اشاعت 18 جنوری 2007ء میں صفحہ 13 پر خاکسار کا مضمون بعنوان **”اسلام میں عورت کی عظمت و احترام اور مغربی معاشرہ“** خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا۔ اس میں جو مضمون آیا ہے اس کو پہلے لکھا جا چکا ہے۔ یعنی ایک نو مسلم خاتون کا کردار۔ ایک تعلیم یافتہ مسلمان خاتون کا کردار اسلام سے قبل عورت کی حالت، دور حاضر مغربی تہذیب میں عورت کی حیثیت۔

ہفت روزہ اردو لنک نے اپنی اشاعت 25 جنوری 2007ء میں **”اسلام میں عورت کی عظمت و احترام اور مغربی معاشرہ“** کی قسط نمبر 4 صفحہ 6 خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کی۔ اس مضمون میں درج ذیل امور پر لکھا گیا۔ عیسائی مذہب میں عورت کا مقام۔ اس میں خاکسار نے انجیل کے حوالہ جات درج کئے۔ مثلاً ایک حوالہ ”عورتیں کلیسیا کے مجمع میں خاموش رہیں کیونکہ انہیں بولنے کا حکم نہیں۔“ ”عورتیں تابعدار رہیں۔ عورت نے سب سے پہلے گناہ کیا۔ وغیرہ۔ ان حوالہ جات سے خود اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ عورت کا کیا مقام ہے۔

مغربی معاشرہ کو عیسائی ہونے پر فخر ہے اور اس بات کو بار بار پیش کرتا ہے کہ ہم نے عورت کو آزادی دے رکھی ہے حالانکہ جب معاشرے کو غور سے دیکھیں تو معلوم ہو گا کہ اس آزادی کے سائے میں یہاں کیسے کیسے جرم جنم لے رہے ہیں۔

1915ء میں انگلستان میں ایک قانون بنا تھا کہ خاوند جس چھڑی کے ساتھ اپنی بیوی کو مارے وہ انگوٹھے کی موٹائی سے زیادہ نہ ہو۔ کہاں مارے، کتنی دفعہ مارے اور مارتے وقت کن کن احتیاطوں کا خیال رکھے اس کا ذکر نہیں ہے۔

پھر 1970ء میں پہلی دفعہ عورتوں نے اس کے خلاف آواز بلند کی اور اپنی آزادی کا علم بلند کر کے انگلستان کو تہذیب سکھانے کی کوشش کی۔ چنانچہ 1973ء تک ان کی کوششوں کے جو نتائج نکلے اس کی ایک سروے رپورٹ کے مطابق برطانیہ میں ہر سال 27 ہزار کیسز ہوئے۔ جن میں مردوں نے اپنی بیویوں کو مار کر زخمی کیا ایک اور سروے سے معلوم ہوا کہ یہ تعداد 2 لاکھ کے لگ بھگ ہے۔

انگلستان ہی میں ایک سروے کے مطابق 32 فی صد عورتوں نے عدالت میں یہ ثابت کر کے طلاق لی کہ ان کے خاوند ان پر شدید مظالم ڈھاتے ہیں اور مار کٹائی کرتے ہیں۔ یہ اس کلاس کا ذکر ہے جو مڈل کلاس کہلاتی ہے۔

امریکہ کا حال بھی اس سے بدتر ہے ایک اعداد و شمار کے مطابق 84 فی صد عورتیں ایک سال سے تین سال کے اندر اپنے خاوندوں کا نشانہ بنتی

ہیں۔

خاکسار نے اس میں ایک اور ہیڈ لائن دی کہ ’’بائبل اور تعدد ازدواج‘‘ کہ یورپ میں ایک سے زیادہ شادیوں کا مسئلہ ایک گھناؤنی چیز تصور کیا جاتا ہے اور اسلام کی تعلیم کا نہ صرف مذاق اڑایا جاتا ہے بلکہ کہا جاتا ہے کہ اسلام نے ایک سے زائد شادی کرنے کی وجہ سے عورت پر بہت بڑا ظلم کیا ہے۔ چنانچہ مضمون میں خاکسار نے پرانے عہدنامے سے متعدد حوالہ جات درج کئے۔

خاکسار نے یہ بھی لکھا کہ بقول عیسائیوں کے حضرت عیسیٰؑ نے تو شادی بھی نہ کی۔ تو وہ کس طرح خود شادی کرتے ہیں۔

خاکسار نے آخر پر لکھا کہ مسلمان عورت کو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہئے کہ اسے اسلام جیسا پیارا مذہب اور آنحضرت ﷺ جیسا محسن انسانیت ملا۔ مسلمان عورت فخر سے اپنا سر اونچا کرکے اپنی اسلامی تعلیمات کا اظہار دوسرے مذاہب اور غیر مسلم اقوام کے سامنے کر سکتی ہے۔ فخر انسانیت، محسن انسانیت نے عورت کو کہاں سے کہاں پہنچا دیا اس کا اظہار درج ذیل اشعار سے ہوتا ہے۔ یہ نظم پڑھیں اور رحمان خدا کے آگے شکر کا سجدہ بجا لائیں اور اس محمد عربی ﷺ پر درود پڑھتے نہ تھکیں۔

رکھ پیش نظر وہ وقت بہن، جب زندہ گاڑی جاتی تھی
گھر کی دیواریں روتی تھیں، جب دنیا میں تو آتی تھی
وہ رحمت عالم آتا ہے، تیرا حامی ہو جاتا ہے
تو بھی انساں کہلاتی ہے، سب حق تیرے دلواتا ہے
ان ظلموں سے چھڑواتا ہے
بھیج درود اس محسن پر تو دن میں سو سو بار
پاک محمدؐ مصطفیٰ نبیوں کا سردار

(درعدن)

ہفت روزہ اردو لنک نے اپنی اشاعت 26 جنوری 2007ء صفحہ 6 پر ’’دین کی باتیں‘‘ کے تحت خاکسار کا مضمون بعنوان **’’اسلام میں عورت کی عزت و احترام اور مغربی معاشرہ‘‘** کی قسط نمبر 5 خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کی اور مضمون کے آخر پر مسجد بیت الحمید کا ایڈریس اور فون نمبر بھی درج کیا تا لوگ معلومات کے لئے فون کر سکیں۔

اس قسط میں خاکسار نے لکھا کہ بائبل کی تعلیم سے عورت کے مقام کی وضاحت کرنے کے بعد اب اسلام میں عورت کے مقام کے بارے میں لکھتا ہوں۔ دنیا میں عورت بحیثیت ماں پہچانی جاتی ہے۔ پھر بطور بیوی کے، بیٹی کے، بہن کے اور معاشرہ میں ایک عام خاتون کے نام سے عزت پاتی ہے۔

عورت بحیثیت ماں۔ اس ضمن میں خاکسار نے قرآن کریم کی چار آیات درج کی ہیں۔ جن میں ماں، والدین کا ذکر ہے اور ان کے ساتھ حسن سلوک کی تعلیم دی گئی ہے۔ پھر آنحضرت ﷺ کی تعلیم ہے کہ ماں کے قدموں میں جنت ہے۔

اس بیان کے ساتھ ہی خاکسار نے یہ بھی لکھا کہ اسلام نے تو ماں کو عظمت دی ہے ماں کا بھی فرض ہے کہ وہ اپنے قدموں کے نیچے اولاد کے لئے جنت پیدا کرے یعنی ان کی بہترین تربیت کرے۔ انہیں باخدا انسان بنائے۔

اس کے علاوہ کچھ اور احادیث نبویہ ﷺ بھی درج کی گئی ہیں مثلاً ایک شخص آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ لوگوں میں سے میرے حسن سلوک کا زیادہ کون مستحق ہے؟ آپ نے فرمایا تیری ماں۔ اس نے یہ سوال تین مرتبہ دہرایا اور آپ نے فرمایا کہ تیری ماں چوتھی مرتبہ پوچھنے پر فرمایا کہ تیرا باپ۔

آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ اس شخص کی ناک مٹی میں ملے (آپ نے یہ تین بار فرمایا) کہ جس نے بوڑھے ماں باپ کو پایا اور ان کی خدمت کر کے جنت میں نہ جا سکا۔

خاکسار نے آنحضرت ﷺ کا اسوہ حسنہ بھی بیان کیا۔ خاکسار نے اس سوال کا جواب بھی دیا ہے کہ جب ہمارے والدین اس دنیا سے گزر چکے ہیں تو ہم کس طرح ان کی خدمت کا حق ادا کر سکتے ہیں۔ آپ ﷺ نے اس کا جواب یہ ارشاد فرمایا ہے کہ تم ان کے لئے دعائیں کرو۔ ان کے لئے بخشش طلب کرو۔ انہوں نے جو وعدے کسی سے کر رکھے تھے ان کو پورا کرو۔ ان کے عزیز و اقارب سے اسی طرح صلہ رحمی اور حسن سلوک کرو جس طرح وہ اپنی زندگی میں ان کے ساتھ کیا کرتے تھے اور ان کے دوستوں کے ساتھ عزت و احترام سے پیش آؤ۔ اس قسط کے آخر میں خاکسار نے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کا ایک حوالہ بھی درج کیا جو ملفوظات کا ہے:

’’پہلی حالت انسان کی نیک بختی کی ہے کہ والدہ کی عزت کرے۔ اویس قرنی کے لئے بسا اوقات رسول اللہ ﷺ یمن کی طرف منہ کر کے کہا کرتے تھے کہ مجھے یمن کی طرف سے خدا کی خوشبو آتی ہے۔ آپ ﷺ یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ وہ اپنی والدہ کی فرمانبرداری میں بہت مصروف رہتا ہے اور اسی وجہ سے ہمارے پاس بھی نہیں آ سکتا۔ بظاہر یہ بات ایسی ہے کہ پیغمبر خدا ﷺ موجود ہیں مگر وہ ان کی زیارت نہیں کر سکتے۔ صرف اپنی والدہ کی خدمت گزاری اور فرمانبرداری میں پوری مصروفیت کی وجہ سے۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ نے دو ہی آدمیوں کو السلام علیکم کی خصوصیت سے وصیت فرمائی یا اویس کو یا مسیح کو۔ یہ ایک عجیب بات ہے جو دوسرے لوگوں کو خصوصیت کے ساتھ نہیں ملی۔ چنانچہ لکھا ہے کہ جب حضرت عمرؓ ان سے ملنے گئے تو اویس نے فرمایا کہ والدہ کی خدمت میں مصروف رہتا ہوں اور میرے اونٹوں کو فرشتے چرایا کرتے ہیں۔‘‘

الاخبار نے اپنی اشاعت 31 جنوری 2007ء میں صفحہ 21 پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 15 ستمبر 2006ء کا خلاصہ شائع کیا ہے۔ یہ خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے جرمنی میں ایک یونیورسٹی میں لیکچر کے دوران ’’پوپ‘‘ کے اسلام کے خلاف معترضانہ بیان پر اور اسلام کی جبر کے خلاف اور مذہبی آزادی کے حوالہ سے اسلام کی خوبصورت تعلیم کے بیان پر مشتمل ہے۔

اخبار نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس حصہ خطبہ جمعہ کو اپنے اخبار کی زینت بنایا جس میں آپ نے اس بات کو تاریخی حوالوں سے ثابت کیا کہ اسلام نہ ہی جبر سے پھیلا ہے اور نہ ہی آنحضرت ﷺ اور آپ کے صحابہ نے کسی کو جبری مسلمان بنایا۔ بلکہ آپ رحمۃ للعالمین تھے۔ آپ نے مذہبی رواداری بھی اپنے عمل سے دکھائی اور یہاں تک کہ اس زمانے میں بعض انصاف پسند عیسائی مستشرقین نے آنحضرت ﷺ کو خراج تحسین بھی پیش کیا ہے۔ حضور انور نے جہاد کے بارے میں بھی اسلامی تعلیم کا بیان کیا اور پوپ کے معترضانہ بیان پر جامع تبصرہ بھی ارشاد فرمایا:

اخبار نے لکھا: حضرت امام جماعت احمدیہ مرزا مسرور احمد صاحب نے اپنے خطبہ جمعہ میں بتایا کہ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ اسلام صرف قتل و غارت کا نام ہے اور ان میں ’’آزادی مذہب‘‘ نام کی بھی نہیں ہے۔ اور ہر جگہ جبر ہی جبر نظر آتا ہے۔ جس کی وجہ سے اسلام اور آنحضرت ﷺ کی ذات مقدسہ کو نشانہ بنایا جاتا ہے حالانکہ اگر غور سے دیکھا جائے تو اسلام نے تو ہر کسی کے حقوق کو قائم فرمایا ہے اور انہیں آزادی دی ہے۔ یہ ان کی اسلام سے ناواقفیت ہے۔ ایسے لوگوں نے آنحضرت ﷺ کی تعلیمات اور آپ کے اسوہ کو نہیں سمجھا۔

حضور انور نے فرمایا جہاں تک قتال (جنگ) کا تعلق ہے تو یہ بامر مجبوری دفاعی جنگیں تھیں اور جب جنگ کی گئی تو اس کی بھی شرائط تھیں۔ لیکن اس وقت جو جہاد کا غلط استعمال کیا جا رہا ہے اور جہاد کے نام پر غارت گری کی جا رہی ہے وہ کسی رنگ میں بھی نہ جائز ہے اور نہ ہی درست۔ آنحضرت ﷺ تو رحمۃ للعالمین تھے۔ آپ نے کبھی خود جنگ نہیں چھیڑی بلکہ مخالفین اسلام نے ہی ہمیشہ اس سلسلہ میں پہل کی ہے۔ آپؐ تو دوران جنگ بھی رحیم تھے اور انصاف کے اور عدل کے تقاضے پورے فرماتے تھے اور اس کی ہمیں بے شمار تاریخی مثالیں مل جاتی ہیں جیسے فتح مکہ کے وقت ہوا۔ اس وقت آپؐ نے مذہب کی آزادی بھی دی۔ جیسا کہ قرآن کریم کی آیت ’’لَآ اِکۡرَاہَ فِی الدِّیۡنِ‘‘ سے ظاہر ہے (کہ دین میں کسی قسم کا جبر نہیں)

حضور انور نے ایک اور مثال دی کہ آنحضرت ﷺ اور آپ کے صحابہ کو مکہ میں 13 سال تک شدید مخالفت کا سامنا رہا۔ طائف میں جو کچھ ہوا سب کے سامنے ہے اور پھر آپؐ کو اپنا گھر بار چھوڑ کر مجبوراً مدینہ ہجرت کرنا پڑی اور ہجرت کے تھوڑی دیر بعد ہی پھر مکہ کے لوگوں نے آپؐ پر اور صحابہ پر مدینہ میں چڑھائی کر دی۔ لیکن آپ ﷺ نے ہر موقعہ پر ان کے ساتھ لطف و کرم کا معاملہ فرمایا۔ یہ آپؐ کی تعلیم ہی تھی جس کی وجہ سے آپؐ کے خلفاء اور صحابہ اس بات کو سمجھتے ہوئے اس کی پابندی کرتے تھے چنانچہ حضرت عمرؓ کے ایک غلام خود بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے کئی دفعہ مجھے کہا کہ مسلمان ہو جاؤ لیکن میرے انکار پر آپؓ یہ کہتے کہ ٹھیک ہے۔ اسلام میں جبر نہیں اور جب آپ کی وفات کا وقت قریب آیا تو فرمایا کہ میں تمہیں آزاد کرتا ہوں جہاں جانا چاہتے ہو چلے جاؤ۔ تو اسلام میں آزادی مذہب کی یہ تعلیم اور یہ عمل ہیں۔ ایک غلام پر بھی سختی نہیں کی گئی۔ (اور پوپ صاحب کہتے ہیں کہ اسلام کے مذہب میں ظلم اور سختی رکھی گئی ہے)

سورۃ آل عمران کی آیت 21 کے حوالہ سے آپ نے فرمایا کہ اب یہ خدا کا کام ہے وہ خود ہی فیصلہ کرے گا کہ کس کو پکڑنا ہے کس کو سزا دینی ہے۔ کس سے کیا سلوک کرنا ہے پس یہ احکام ہیں اور یہ آیت فتح مکہ کے بعد کی ہے جب طاقت تھی۔

حضور انور نے مزید فرمایا کہ آنحضرت ﷺ پر یہ لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ آپ نے جبر کیا۔ حالانکہ آپ کو تو یہ بھی گوارا نہ تھا کہ کوئی منافقت سے اسلام قبول کرے چنانچہ ایک روایت میں آتا ہے کہ ایک کافر قیدی پیش ہوا اور اس نے آپؐ سے عرض کی کہ مجھے قید کیوں کیا گیا ہے؟ میں تو مسلمان ہوں۔ آپؐ نے فرمایا اب نہیں، پہلے اسلام لاتے تو ٹھیک تھا۔ اب تم جنگی قیدی ہو اور رہائی حاصل کرنے کے لئے مسلمان بن رہے ہو، آپؐ نے اس کو جبر سے مسلمان بنانا نہیں چاہا۔ آپؐ تو چاہتے تھے کہ دل اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کئے جائیں۔

فرمایا: پس یہ انصاف تھا جس نے آنحضرت ﷺ کے زمانے میں

DAILY LONDON ALFAZL ONLINE
www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION | Download on the App Store | ANDROID APP ON Google play
اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

بھی ایک انقلاب پیدا کیا اور بعد میں بھی یہ انقلاب پیدا ہوا۔ اگر صحابہؓ کی زندگیوں کو دیکھیں ان کے جائزے لیں تو پتہ لگتا ہے کہ جو انقلاب ان میں آیا وہ زبردستی دین بدلنے سے نہیں آتا بلکہ اس وقت آتا ہے جب دل تبدیل ہو جائیں۔ اس وقت آتا ہے جب دشمنوں سے بھی ایسا حسن سلوک ہو کہ دشمن بھی گرویدہ ہو جائے۔ چنانچہ فتح مکہ کے موقعہ پر عکرمہ جو شدید ترین مخالف اسلام تھا اور جو فرار ہو گیا جب اس کی بیوی نے اس کو واپس لانے کے لئے آپؐ سے معافی کی درخواست کی اور آپؐ نے معاف فرما دیا تو پھر ان میں ایسا انقلاب آیا جو تلوار کے زور سے نہیں لایا جا سکتا تھا۔ ایمان میں وہ ترقی ہوئی جو بغیر محبت کے نہیں ہو سکتی۔ اخلاص سے اس طرح دل پُر ہوئے جو بغیر محبت کے نہیں ہو سکتے قربانی کے معیار اس طرح بڑھے جو دلوں کے بدلنے کے بغیر پیدا نہیں ہو سکتے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت خدیجہؓ کے غلام حضرت زیدؓ کا بھی ذکر فرمایا۔ کہ انہوں نے اپنے باپ اور چچا کے ساتھ جانے سے بھی انکار کر دیا تھا۔ پھر اس واقعہ کا بھی ذکر فرمایا کہ جب ایک یہودی اور مسلمان کے درمیان جھگڑا ہوا تو آپؐ نے یہودی کے حق میں فیصلہ فرمایا اور ایک یہودی کے جنازہ کے لئے بھی کھڑے ہو گئے۔

آخر میں مسجد بیت الحمید چینو کا نام اور جماعت احمدیہ کی ویب سائٹ الاسلام ڈاٹ آرگ کا ذکر ہے۔

چینو چیمپئن نے اپنی 27 جنوری 2007 صفحہ B-3 کی اشاعت میں ہماری ویسٹ کوسٹ کے جلسہ کی خبر دی ہے۔ جس کا عنوان یہ ہے:

Muslim Convention Draws Crowd

یعنی مسلمانوں کے اجتماع میں بہت سارے لوگوں کی شرکت

اخبار لکھتا ہے کہ قریباً 900 سے زائد احمدی مسلم مرد و خواتین اور بچے جماعت احمدیہ کے 21ویں جلسہ سالانہ جو کہ امریکہ کے مغربی ساحل کی جماعتوں کا تھا میں شرکت کے لئے آئے۔ یہ جلسہ 22 تا 24 دسمبر 2006ء ہوا۔ اس جلسہ میں احمدیوں کے علاوہ لوکل معززین نے بھی شرکت کی جن میں پولیس کے چیف بھی تھے۔ اس موقعہ پر حکومتی سطح پر چیف ایگزیکٹو کا خط بھی پڑھ کر سنایا گیا جس میں جلسہ کے لئے نیک تمناؤں کا اظہار تھا۔

امام شمشاد نے اس موقعہ پر پولیس چیف کو ان کی خدمت پر ٹرافی بھی دی۔ اخبار نے آخر میں مسجد بیت الحمید کا ایڈریس اور پتہ بھی بتایا ہے۔

(باقی آئندہ بدھ ان شاء اللہ)

ترجمہ و تلخیص: مدثر ظفر

زرافہ Giraffe

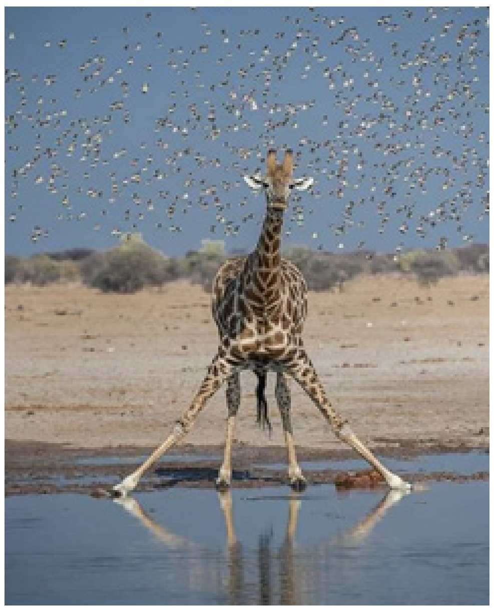

زرافہ ہماری دنیا کا سب سے بلند قامت چوپایہ ہے جو براعظم افریقہ کے مختلف ممالک جیسا کہ کینیا، نمیبیا، جنوبی افریقہ، چاڈ، صومالیہ، تنزانیہ اور بوٹسوانا وغیرہ میں پایا جاتا ہے۔ زرافہ ان ممالیہ (mammals) جانوروں میں سے ایک ہے جن کی نسل تیزی سے ختم ہو رہی ہے۔ گزشتہ تیس برس میں اس کی تعداد میں تقریباً 40 فیصد کمی ہوئی ہے جس کی سب سے بڑی وجہ اس کا غیر قانونی شکار ہے۔ اس وقت دنیا میں زرافوں کی مجموعی تعداد تقریباً 70 سے 90 ہزار کے درمیان ہے۔

زرافہ اپنے غیر معمولی قد کی بدولت جانوروں میں منفرد پہچان رکھتا ہے۔ اس کا قد بالعموم 14 سے 18 فٹ کے درمیان ہوتا ہے۔

اس کی غیر معمولی جسامت کا اندازہ اس بات سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے کہ پیدا ہونے والے بچے کا قد ایک نوجوان انسان سے بھی زیادہ ہوتا ہے۔ ایک بچے کا قد ایک اعشاریہ آٹھ میٹر تک ہو سکتا ہے۔

زرافہ کی 4 سے 6 فٹ لمبی گردن بھی جانداروں میں سب سے لمبی ہے دنیا میں اور کوئی جانور ایسا نہیں جس کی گردن اتنی لمبی ہو۔

اپنی اس لمبی گردن کی بدولت زرافہ درختوں کی اونچی شاخوں پر لگے پتے بآسانی کھا سکتا ہے اور اپنے گردونواح پر بھی اچھی طرح نظر رکھتا ہے۔ لیکن مصیبت تب ہوتی ہے جب اسے پیاس لگتی ہے۔ یہی لمبی گردن اس کے لیے مشکل کا باعث بن جاتی ہے۔

پانی پینے کے لیے جتنی مشقت زرافہ کرتا ہے، اتنی اور کوئی جاندار نہیں کرتا۔

پانی پینے سے پہلے زرافے کو اپنی اگلی ٹانگیں غیر معمولی حد تک کھول کر اپنے جسم کا سارا وزن ان پر ڈالنا پڑتا ہے۔ پھر وہ اپنی لمبی گردن کو آہستہ آہستہ جھکاتے ہوئے کئی فٹ نیچے لاتا ہے تب کہیں جا کر اسے پانی نصیب ہوتا ہے۔ اس دوران اسے درندوں سے چوکنا رہنے کے لیے بار بار اپنی گردن کو اٹھا کر گردونواح کا جائزہ بھی لینا پڑتا ہے۔ تاہم قدرت نے اس کے جسم میں کچھ ایسی خصوصیات بھی رکھی ہیں جو اس مشقت طلب کام میں اس کی مدد کرتی ہیں۔ زرافے کی گردن اور ٹانگوں کے پٹھوں میں خاصی لچک پائی جاتی ہے جس کی بنا پر وہ اپنی ٹانگوں کو غیر معمولی حد تک پھیلاتے ہوئے اپنی گردن کو بھی 18 فٹ تک جھکا لیتا ہے۔ زرافے کے دل کے علاوہ اس کے دماغ کو خون مہیا کرنے والی شریانوں (arteries) میں بھی والو موجود ہوتے ہیں اور جب زرافہ پانی پینے کے لیے اپنی گردن کو جھکاتا ہے تو یہ والو اس کے دورانِ خون (blood circulation) کو کنٹرول کرتے ہیں جس سے اس کے دماغ کی شریانیں بلڈ پریشر کی زیادتی کے باعث پھٹنے سے محفوظ رہتی ہیں۔

زیر نظر تصویر جنوبی افریقہ (South Africa) کے ملک نمیبیا (Namibia) کے ای ٹوشا (Etosha) نیشنل پارک کی ہے جہاں ایک زرافہ پانی پی رہا ہے جبکہ اس کے پیچھے کویلیا (Quelea) چڑیوں کا ایک غول اڑان بھر رہا ہے۔

چھوٹی مگر سبق آموز بات

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

عیب کسی کا اس وقت بیان کرنا چاہیے جب پہلے کم از کم چالیس دن اس کے لئے رو رو کر دعا کی ہو۔

(ملفوظات جلد 7 صفحہ 79)

07جولائی 2021ء

مقام	طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ	04:17	19:07
مدینہ منورہ	04:08	19:14
قادیان	03:51	19:37
ربوہ	03:31	19:17
اسلام آباد ٹلفورڈ	03:27	21:19